٩٦

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل و منظر غافل

مسمٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب بھاونوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں
ناشر:- مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

ہے۔ جیسے جگہ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورے ہوں وہ شیطانی ہیں ایسے ہی یہ سب اور جس قدر کی بولیاں آتی ہیں۔ وہ وہ قیاس ہے جو حکم خدا کے مقابلہ میں کیا جائے جیسا کہ شیطان نے حکم سجدہ پاکر قیاس کیا اور حکم الٰہی کو رد کر دیا یہ کفر ہے۔ غیر مقلد یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن فرماتا ہے اِتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ اِلَىَّ اِنَّمَا کے حصر کے لئے ہے جس سے معلوم ہوا کہ سوائے وحی کے اور کسی چیز کی پیروی نہ کی جائے نہ اجماع کی نہ قیاس کی صرف قرآن و حدیث کی پیروی ہو مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اجماع و قیاس پر عمل بھی قرآن و حدیث پر ہی عمل ہے کہ قیاس مظہر ہے۔

آخر میں منکرین قیاس سے دریافت کرتا ہوں کہ جن چیزوں کی تصریح قرآن و حدیث میں نہ ملے یا بظاہر احادیث میں تعارض واقع ہو وہاں کیا کریں گے۔ مثلاً ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا کیسی جیسے ہی طرح اگر جمعہ کی نماز میں رکعت اول میں جماعت تھی۔ رکعت دوم میں جماعت پیچھے سے بھاگ گئی اب ظہر پڑھیں یا جمعہ۔ اسی طرح دیگر مسائل قیاسیہ میں کیا جواب ہوگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ کسی امام کا دامن پکڑو۔ اللہ توفیق دے۔

بحثِ علمِ غیب

اس میں ایک مقدمہ ہے اور دو باب اور ایک خاتمہ ذکر ہے

مقدمہ

اس میں چند فصلیں ہیں

پہلی فصل

غیب کی تعریف اور اس کے اقسام کے بیان میں

غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو انسان نہ تو آنکھ ناک کان وغیرہ حواس سے محسوس کر سکے اور نہ بلا دلیل بداہۃً عقل میں آسکے کہ بلا دلیل جاننے والے کے لئے بھی غیب نہیں کیونکہ وہ یا تو آنکھ سے دیکھ آیا ہے یا سن کر کہہ رہا کریں ایک شبہ ہے یہ تو حواس سے علم ہوا۔ اسی طرح کھانوں کی لذتیں اور ان کی خوشبو وغیرہ غیب نہیں کیونکہ یہ

سے محسوس ہوتی ہے۔ رنگ زبان و کان کے لئے غیب ہے اور آنکھ کے لئے غیب اگر کوئی اللہ کا بندہ ہو اور قیامت کو ان کی شکلوں میں آنکھ سے دیکھ لے وہ بھی علم غیب انسانی ہے جیسے اعمال قیامت میں مختلف شکلوں میں نظر آئیں گے۔ اگر کوئی ان شکلوں میں یہاں دیکھ لے تو یہ بھی علم غیب ہے۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ | تَمُرُّ وَ تَنْقَضِىْ اِلَّا اَتَانِىْ

کوئی مہینہ اور کوئی زمانہ عالم میں نہیں گزرتا مگر وہ ہمارے پاس ہو کر اجازت لے کر گزرتا ہے۔ اسی طرح جو چیزیں فی الحال موجود نہ ہوں یا بہت دور ہوں یا اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے نظر آنکھ سے وہ بھی غیب ہے اور اس کا جاننا علم غیب جیسے حضور علیہ السلام نے آئندہ پیدا ہونے والی چیزوں کو ملاحظہ فرما لیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند میں حضرت ساریہ کو مدینہ پاک سے دیکھ لیا اور ان تک اپنی آواز پہنچا دی۔ اسی طرح کوئی پنجاب میں بیٹھ کر مکہ معظمہ یا دیگر دور دراز ملکوں کو مشاہدہ کرے تو یہ علم غیب ہے۔

بذریعہ آلات کے جو چھپی ہوئی چیز معلوم کی جاوے وہ علم غیب نہیں جیسے کسی آلہ کے ذریعہ سے عورت کے پیٹ کا بچہ معلوم کرتے ہیں یا کہ ٹیلیفون اور ریڈیو سے دور کی آواز سن لیتے ہیں۔ اس کو علم غیب نہ کہیں گے کیونکہ غیب کی تعریف میں عرض کر دیا گیا کہ جو حواس سے معلوم نہ ہو سکے۔ اور ٹیلیفون یا ریڈیو میں سے جو آواز نکلی وہ کان و حواس سے معلوم ہونے کے قابل ہے اور عورت کے پیٹ کا بچہ حالانکہ معلوم ہوا۔ یہ بھی غیب کا علم نہ ہوا جبکہ آلہ نے اس کو ظاہر کر دیا تو اب غیب کہاں رہا۔ خلاصہ یہ کہ اگر کوئی آلہ چھپی چیز کو ظاہر کر دے پھر ظاہر ہو جانے کے بعد ہم اس کو معلوم کر لیں تو علم غیب نہیں۔

دوسری فصل ضروری فوائد کے بیان میں

علم غیب کے مسئلہ میں گفتگو کرنے سے پہلے یہ چند باتیں خوب خیال میں رکھ جاویں تو بہت فائدہ ہو گا اور بہت سے اعتراضات خود بخود ہی دفع ہو جائیں گے۔

(۱) نفس علم کسی چیز کا بھی برا نہیں۔ ہاں بری باتوں کا کرنا یا کرنے کے لئے سیکھنا برا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بعض علم دوسرے علوم سے زیادہ افضل ہوں جیسے علم عقائد علم شریعت۔ علم تصوف وغیرہ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ○
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ○ (قرآنِ حکیم)

اِعْلَاءُ كَلِمَةِ اللّٰه

فی بیان

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ

تصنیفِ لطیف

زُبدۃ المحققین رئیس العارفین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہٗ

○

باہتمام

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○

باہتمام

حضرت سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی

○

سوال

سلمنا کہ فرق ہست بین وظاہر بین اصنام و ارواح کاملہ لکن اطلاع او شان بر دعوت مستعینان و مستمدان از راہ عجمی او ائل موجب ثبوت علم غیب است برائے غیر حق سبحانہ وتعالےٰ۔ وھو خلاف ما نطقت بہ النصوص قال اللّٰہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ وما یشعرون ایان یبعثون وقال ایضًا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ والآیات فی ھذا کثیرۃ۔

ہم مانتے ہیں کہ اصنام اور ارواح کاملین کے درمیان فرق واضح ہے۔ لیکن ارواح کاملین کو اپنے بلانے والوں کی ندا اور استمداد پر نزدیک اور دور سے اطلاع کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع مان لی جائے تو لازم آتا ہے کہ ارواح کاملین کو علم غیب ہو۔ حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ اور اگر غیر حق کے لیے علم غیب مان لیا جائے تو یہ آیات قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فرمادیجئے جو زمین و آسمان میں ہیں غیب نہیں جانتے ہاں خدا جانتا ہے۔ اور مخلوق کو یہ خبر بھی نہیں کہ کب زندہ کیے جائیں گے نیز ارشاد الٰہی ہے۔ خدا ہی کے پاس ہیں غیب کی چابیاں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ کے غیب پر اللہ تعالیٰ کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جسے برگزیدہ فرمائے رسولوں سے۔ اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

جواب

غیب باعتبار حیثیت کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ وعلم ضروری وعلم استدلالی غائب باشد و اوّل مخصوص است بحق سبحانہ وتعالیٰ کما فی النصوص لیس کہ کہ دعوے مذیا او برائے خود کافر است و مخیش مصدق آں۔ اما خبر ہی از جہت بودن او مستفاد از وحی و از پیدا شدن حق سبحانہ وتعالیٰ علم ضروری درو و از انکشاف حوادث بر حواس او پس نیست داخل در علم غیب۔ قال تعالیٰ لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول۔ فکل ما اخبر بہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الغیوب لیس ھو الا من اعلام اللّٰہ تعالیٰ فلا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ قال فی المواھب وقد اشتھر وانتشر امرہ بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب حتی ان کان بعضھم یقول لصاحبہ اسکت فواللّٰہ

پہلے غیب کے معنے بتائے جاتے ہیں۔ غیب ہم ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علم بدیہی اور استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق سبحانہ کے ساتھ مختص ہے جو کہ ان آیات سے مراد ہے پس اگر اس علم غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے نفس کے لیے یا کسی غیر کے اس قسم کے دعوے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ مگر جو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کا علم ضروری آپ کے اندر پیدا فرما دیتے ہیں یا آپ کی حس پر حوادث کا انکشاف فرما دیتے ہیں تو یہ علم غیب میں داخل نہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ عالم الغیب الآیۃ پس تمام وہ خبریں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتاتی ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے اعلام اور جتانے سے بتائی ہیں ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اس لیے کہ آپ

سوال

سلّمنا کہ فرقیست بیّن وظاہر مابینِ اصنام وارواحِ کاملہ لکن اطلاع اوشان بر دعوت مستعینان و مستمدان از اقصیٰ و ادانی مُوجبِ ثبوتِ علمِ غیب است برائے غیرِ حق سُبحانہ و تعالےٰ۔ وھو خلاف ما نطقت بہ النصوص قال اللہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون وقال ایضًا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ والآیات فی ھذا کثیرۃٌ۔

ہم مانتے ہیں کہ اصنام اور اَرواحِ کاملین کے درمیان فرق واضح ہے لیکن اَرواحِ کاملین کو اپنے بُلانے والوں کی نِدا، اور استمداد پر نزدیک اور دُور سے اطلاع کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع مان لی جائے تو لازم آئے گا کہ اَرواحِ کاملین کو علمِ غیب ہو۔ حالاں کہ علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ اور اگر غیرِ حق کے لیے علمِ غیب مان لیا جاتے تو یہ آیاتِ قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے "فرما دیجئے جو زمین و آسمان میں ہیں غیب نہیں جانتے ہاں خُدا جانتا ہے اور مخلوق کو یہ خبر بھی نہیں کہ کب زندہ کیے جائیں گے" نیز اِرشادِ الٰہی ہے "خُدا ہی کے پاس ہیں غیب کی چابیاں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا" "اپنے غیب پر اللہ تعالیٰ کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جسے برگزیدہ فرمائے رسُولوں سے" اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

جواب

غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ و علمِ ضروری و علمِ استدلالی غائب باشد و او مخصوص است بحق سُبحانہٗ و تعالیٰ کما فی النصوص پس کسے کہ دعوے نماید او برائے خود کافراست و ہمچنیں مصدق آن۔ اما خبر نبی از جہت بودن او مستفاد از وحی و از پیدا نمودن حق سُبحانہٗ و تعالیٰ علمِ ضروری در و و از انکشاف حوادث بر حواس او پس نیست داخل در علمِ غیب۔ قال تعالیٰ لا یظہر علےٰ غیبہ احدًا الا من ارتضےٰ من رسول۔ فکل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیوب لیس ھو الا عن اعلام اللہ تعالیٰ فلا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ قال فی المواہب وقد اشتہر و انتشر امرہ بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب حتّٰی ان کان بعضھم یقول لصاحبہ اسکت فواللہ
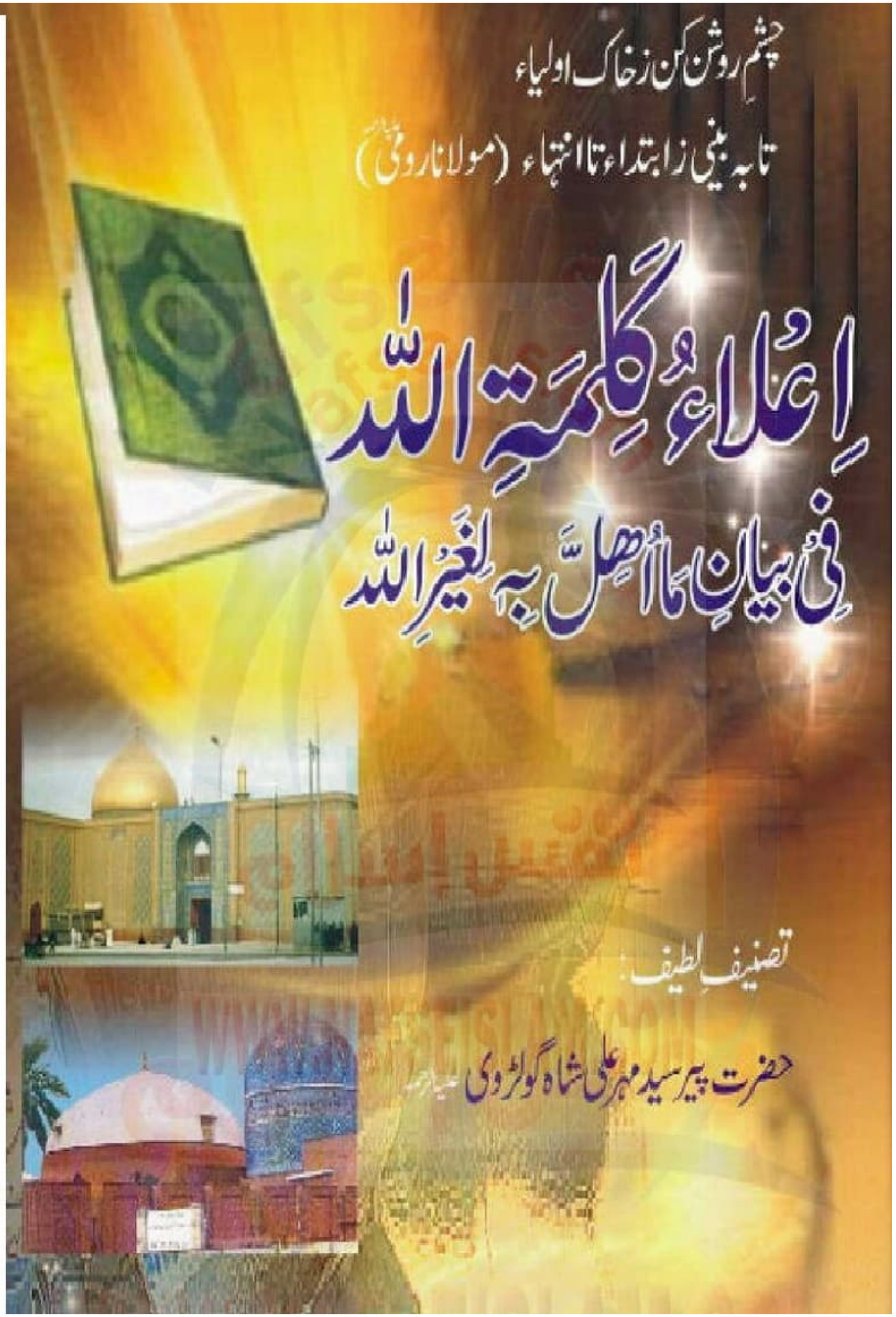
پہلے غیب کے معنے بتائے جاتے ہیں۔ غیب نام ہے اس چیز کا جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علمِ بدیہی اور استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق سُبحانہٗ کے ساتھ مختص ہے جو کہ ان آیات میں مُراد ہے پس اگر اس علمِ غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے نفس کے لیے یا کسی غیر کے اس قسم کے دعوے کی تصدیق کرے تو وُہ کافر ہے مگر جو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وُہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کا علمِ ضروری نبی کے اندر پیدا فرما دیتے ہیں یا نبی کی حِس پر حوادث کا اِنکشاف فرما دیتے ہیں تو یہ علمِ غیب میں داخل نہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ عالم الغیب الآیۃ۔ پس تمام وُہ خبریں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتائی ہیں وُہ اللہ تعالےٰ کے اعلام اور جتوانے سے بتائی ہیں ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) غیب نہیں جانتے اس لیے کہ آپ